بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

تاثرات

بیسویں صدی تیزی سے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے، اور کچھ دنوں کی بات ہے کہ یہ شوریدہ سر اور تغیر بکف عہد ماضی میں ڈھل جائے گا۔ انیسویں صدی نے مغربی اقوام کے سیاسی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ثقافتی اقتدار کا مشاہدہ کیا تھا، بیسویں صدی کے نصف آخر تک آتے آتے براہِ راست سیاسی اقتدار کا زوال تیز تر ہوا اور اس کے نتیجے میں علم و تہذیب کے وہ تصورات جن کو عالمی مسلمات کی حیثیت دی جاتی تھی، شبہے کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔ لیکن اب بھی جو تھوڑی بہت تبدیلیاں آرہی ہیں وہ علمی اور تہذیبی دُنیا میں بہت بلند اور محدود سطح پر موثر ہیں ورنہ باقی دنیا میں چلن انہی تصورات کا ہے جن کی بنیاد ۱۹ ویں صدی میں، یا موجودہ صدی کے آغاز میں رکھی گئی تھی۔

اب زمانی عرصہ اتنا پھیل چکا ہے کہ ایک نظر اس صدی کے نمائندہ رجحانات پر ڈالی جاسکتی ہے۔ وہ طاقتیں جنھیں ہم سپر پاورز کا نام دیتے ہیں اپنی موجودہ صورت میں اسی صدی میں اُبھر کر سامنے آئیں اور نو آبادیاتی نظام کی جگہ وسیع تر گروہ بندیاں

پیدا ہوئیں۔ ان کے اثرات کا مطالعہ اپنی جگہ الگ ایک موضوع ہے، لیکن سیاستِ عالم کے ایک اور پہلو پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں واقعات کا ایک ایسا تسلسل دکھائی دے گا جو آغاز میں توجہ طلب محسوس نہیں ہوتا تھا، لیکن رفتہ رفتہ اس کی اہمیت تیزی سے بڑھی اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اگر موجودہ رجحانات نے متوقع شکل اختیار کی تو یہ عنصر عالمی منظر نامے پر بنیادی اور بڑی تبدیلیوں کا سبب بنے گا۔

جغرافیائی طور پر خطِ جدی اور خطِ سرطان کے درمیان کا علاقہ اسلامی تہذیب و تمدن اور مسلم مملکتوں کی اہم سیاسی اور معاشی پٹی ہے۔ ۲۰ویں صدی کے آغاز میں اس پورے علاقے میں تمام پرچم سرنگوں ہو چکے تھے، یا سرنگوں ہونے کے آخری مراحل میں تھے، لیکن اسی صدی کے نصف آخر کی ابتدا سے پہلے پہلے آزادی کی جو رو ان علاقوں میں جاری ہوئی اس کے نتیجے میں متعدد ممالک اپنی آزادانہ حیثیت میں سامنے آئے۔ حصولِ آزادی کی جدوجہد نے ان ممالک میں ایک فکری رو پیدا کی جو اپنے گہرے تہذیبی اسباب کی بنا پر بہرکیف اسلامی تھی اور اس کے اندر مسلم دُنیا کی تعمیرِ نو کی ایک شدید تڑپ پائی جاتی تھی۔ اس سے جنم لینے والے رجحانات میں افراط و تفریط کی مثالیں بھی کم نہیں ہیں لیکن ایک فکری رجحان کی حیثیت سے اس کا ظہور، تاریخِ فکر کی ایک نئی کروٹ کے مماثل ہے۔ ابتدا میں ان رجحانات کے تسلسل کو عام طور پر مقامی مضمرات سے الگ کر کے نہیں دیکھا گیا لیکن چونکہ ایک دین کی حیثیت سے اسلام کے بنیادی مزاج میں ایک لازمی آفاقیت پائی جاتی ہے، اس لیے گذشتہ چند عشروں میں ان افکار سے عالمگیریت کا ایک نیا تصور پیدا ہوا ہے جو

کم و بیش تمام شعبہ ہائے حیات کو محیط ہے ۔ اسلامی دُنیا کے احیا کا تصور بھی اسی عرصے میں قوت پکڑتا دکھائی دیتا ہے اور اس نئی حقیقت کا مطالعہ عالمی سطح پر بہت شوق اور دلچسپی سے کیا جا رہا ہے ۔ ایک دین اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ایک متنوع تہذیبی اور تاریخی تسلسل کی میراث کی حامل ہونے کی حیثیت سے اسلامی دُنیا عہدِ جدید میں انسانی صورتِ حال سے متعلق بعض سوالات کا وہ جواب فراہم کرتی ہے ، جس سے تاریخِ فکر عاجز محسوس ہوتی تھی ۔ جس طرح اسلامی دُنیا کے تہذیبی اور فکری رجحانات ایک مسلسل عمل سے گزر کر ایک خاص آفاقی صورت اختیار کر رہے ہیں اور اُن کے زیر اثر مختلف شعبہ ہائے حیات میں ایک تنظیمِ نو کی صورت نمو پذیر ہو رہی ہے ۔

یہ فکر عالمی حیثیت میں کس حد تک موثر ہوگی ، اس پر رائے زنی تو شاید بہت حد تک قبل از وقت ہو ، لیکن کم از کم اسلامی دُنیا میں جو رجحانات پرورش پا رہے ہیں ، اُن کے اثرات مملکتوں کے اندر اب مشاہدے میں آ رہے ہیں ۔ تقابلِ تہذیب کے اصولوں کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ مرحلہ قوموں اور ملکوں کی زندگی میں بہت اہم ہوتا ہے اور اسی مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گذرنا ایک قابلِ عمل تہذیبی نظام کی تشکیل کی ضمانت ہوا کرتا ہے ۔

مسلم دُنیا کے اندر جو تبدیلیاں آ رہی ہیں اُن کی اہمیت تو خیر اپنی جگہ ہے ہی ، اس سے باہر بھی اسلام بعض جگہوں پر ایک بڑی فکری قوت (مثلاً یورپ اور امریکہ) اور بعض جگہوں پر ایک نمایاں عملی قوت (مثلاً سویت یونین ، جنوبی ایشیا اور مشرق بعید)

کی حیثیت سے اپنی بنیادیں مضبوط کر رہا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالنا چاہیے کہ تمام دُنیا اسلام قبول کرنے کی تیاریوں میں ہے، لیکن یہ بات تو دکھائی دے ہی رہی ہے کہ مختلف قوتوں کی عالمی آویزش میں اسلامی عنصر نمایاں تر ہوتا جا رہا ہے۔

یہ تبدیلیاں پچھلے بیس پچیس برسوں میں تیز تر ہو چکی ہیں، دُنیا کے بے خدا معاشرے بھی اپنے نظاموں کی نتیجہ خیزی سے اگر کامل طور پر مایوس نہیں تو غالب حد تک مشکوک ضرور ہیں۔ ۲۱ ویں صدی سامنے کھڑی ہے، اور مسلم دُنیا کے ظاہر و باطن میں ایک ہی آوازہ بلند ہے۔ کہ اس چیلنج کو قبول کرنے کی ہمت کس میں ہے۔ اگر کسی میں ہو تو اللہ کے سچے وعدے کی قوت اور آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کی روایت پیمبری اور ڈیڑھ ہزار سالہ اسلامی تاریخ و تہذیب کا خزانہ تقویت کے لیے فراہم ہے۔ ان سب چیزوں کی موجودگی میں عہد جدید کی صورتِ حال چیلنج بھی ہے اور شاید ذمہ داری بھی۔

سراج منیر

کتاب و سنت